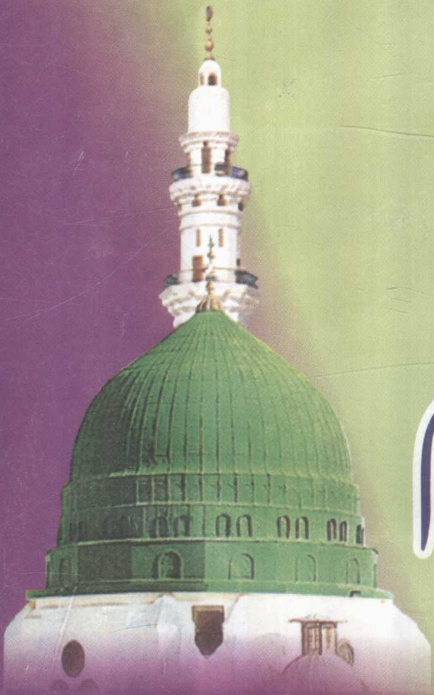

قرآن حکیم

اور

گستاخِ رسول

www.KitaboSunnat.com

تالیف

مفتی محمد خان قادری

جمعیت علماء پاکستان

دفتر: متصل جامعہ محمدیہ رضویہ (فردوس مارکیٹ) گلبرگ III لاہور

042-35866737, 35851080, Fax: 042-35855815

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی

کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے

درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

قرآن حکیم

اور

گستاخ رسول کی سزا

تالیف

مفتی محمد خان قادری

www.KitaboSunnat.com

جمعیت علماء پاکستان

جامعہ محمدیہ رضویہ فردوس مارکیٹ گلبرگ ااا لاہور

042,35866737, 35851080

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿جملہ حقوق محفوظ ہیں﴾

نام کتاب — قرآن حکیم اور گستاخ رسول کی سزا

تالیف — مفتی محمد خان قادری

طابع — اسلامک میڈیا سنٹر

0300/0321.9429027

042.37214940

ناشر — جمعیت علماء پاکستان

حروف سازی — محمد عمران عنصر قادری

اشاعت — جنوری 2011ء

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انتساب

تحفظِ مقام مصطفیٰ ﷺ اور نفاذِ نظام مصطفےٰ ﷺ کے لیے ساری زندگی انتھک جدوجہد کرنے والی عظیم دینی، علمی اور سیاسی شخصیات

حضرت شیخ الاسلام قائد اہلسنت مولانا الشاہ احمد نورانی

اور

حضرت مجاہد ملت بطل حریت مولانا محمد عبدالستار خان نیازی

(رحمہما اللہ تعالیٰ)

کی گراں قدر خدمات کے نام۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جو انہوں نے وطن عزیز پاکستان کے استحکام اور امن کے ساتھ، دھرتی پر سیدنا رسول اللہ ﷺ کی شریعت کے نفاذ و بالادستی کے لیے سرانجام دیں بلاشبہ انہوں نے تحفظ ناموس رسالت ایکٹ کے لیے بھی مثالی جدوجہد فرمائی۔

خدا رحمت کندایں عاشقان پاک طینت را

اسلام کا ادنیٰ خادم

(مفتی) محمد خان قادری

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ادب گاہیست زیرِ آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید ایں جا

حفظِ ناموسِ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہماری جان بھی قرباں ہے ناموسِ رسالت پر
لٹا دیں دولتِ کونین ہم اس ایک دولت پر
یہی بس اصلِ ایماں اصلِ دیں اصلِ عقیدت ہے
فدا تن من سدا کرتے رہیں آقا کی حرمت پر
کبھی جو زیست میں توقیرِ حضرت کا سوال آئے
تو لازم ہے کہ دے دیں جان بھی ہم اُن کی عظمت پر
کریں گھر بار بھی اپنا نچھاور شان پر اُن کی
مگر دھبہ نہ آنے دیں کبھی ہم دیں کی شوکت پر
اگر رُشدی سا کوئی بدزباں ہذیان بکتا ہو
تو بن جائیں سراپا احتجاج ایسی جسارت پر
بحال اِس طرح سے رکھیں ہمیشہ اعتماد اپنا
بھروسا ذات پر اُن کی، نظر ہو اُن کی رحمت پر
نہ واریں روح بھی اپنی، نبی پر جب تلک نازش
نہ جب تک کٹ مریں ہم خواجۂ طیبہ کی عزت پر
"خدا شاہد ہے کامل اپنا ایماں ہو نہیں سکتا"

محمد حنیف نازش قادری

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حسن ترتیب

۱۔	انتساب	۳
۲۔	میزان حروف	۷
۳۔	حرف چند	۱۱
۴۔	قرآن حکیم اور گستاخ رسول کی سزا	۱۳
۵۔	آٹھ اُصول	۱۳
۶۔	بے عمل اور گستاخ میں فرق	۲۲
۷۔	آداب بارگاہ نبوی ﷺ	۲۳
۸۔	تعظیم کا حکم	۲۹
۹۔	گستاخیٔ رسول سراسر کفر ہے	۳۱
۱۰۔	آیات قرآن اور گستاخ رسول کی سزا	۳۳
۱۱۔	لفظ لعنت کی تشریح	۳۴
۱۲۔	چار بنیادی حقیقتیں	۳۶
۱۳۔	اللہ تعالیٰ کا متعین کردہ مفہوم	۳۸
۱۴۔	سب سے زیادہ ذلیل	۳۹
۱۵۔	مستقل کتابیں	۴۰

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۶۔	غیر مسلم (ذمی) گستاخ کا حکم	۴۲
۱۷۔	توہمات کا ازالہ	۴۶
۱۸۔	پہلا جواب	۴۶
۱۹۔	دوسرا جواب: اللہ تعالیٰ اور دیگر کی لعنت میں فرق	۴۷

نماز اچھی، حج اچھا، روزہ اچھا، اور زکوٰۃ اچھی
مگر میں باوجود اس کے مسلماں ہو نہیں سکتا
نہ جب تک کٹ مروں میں خواجۂ طیبہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حرمت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا

مولانا ظفر علی خان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میزان حروف

وطن عزیز پاکستان میں اسلام مخالف قوتوں کے اشاروں پر مختلف سازشوں کے نتیجے میں وقتاً فوقتاً فتنے جنم لیتے رہتے ہیں الحمدللہ اہل حق پوری قوت و مستعدی سے اس کا نوٹس لے کر ان کا قلع قمع بھی بروقت فرماتے رہتے ہیں کیونکہ ہر فرعون کے لیے موسیٰؑ اور ہر یزید کے لیے حسینؓ کا وجود حق کی بالادستی کے لیے فطرت کا تقاضا ہے ماضی میں ہمارے جان سے پیارے پاکستان میں جب سامراج نے فتنۂ قادیانیت، انکار ختم نبوت کی سرپرستی کی تو لاکھوں مسلمان اپنی عظیم قیادت کی سرپرستی میں میدان میں نکل آئے قید و بند کی صعوبتیں جھیلیں، سینوں پر گولیاں کھائیں، شہادت کی جام نوش کیے۔ 1953ء میں مجاہد ملت بطل حریت حضرت مولانا محمد عبدالستار خان نیازی رحمہ اللہ تعالیٰ اور علامہ سید محمد خلیل قادری رحمہ اللہ تعالیٰ جیسے اکابر کو پھانسی کی سزائیں سنائیں گئیں انہوں نے تختہ دار کو چومتے ہوئے بھی لبیك یارسول الله اور كلنا فداك یارسول الله جیسے روح پرور نعرے بلند کیے۔۔۔ عصمت و عظمت رسول ﷺ کے لیے جیل میں گزارے ہوئے دنوں کو ہی حقیقی حیات قرار دیا مگر ان کے پائے استقلال میں ذرا بھی لغزش نہ آئی۔۔۔

1974ء کی تحریک ختم نبوت کا زمانہ قدم قدم پر ایسے روشن نقوش چھوڑ گیا۔ فدایانِ رسول مجتبیٰ ﷺ نے ہر طرح کی قربانیاں دیں شیخ الاسلام قائد اہلسنت حضرت مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی قدس سرہ نے پارلیمنٹ میں قرارداد پیش کی کہ ملک کے آئین میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے جس کے نتیجے میں تحریک چلی، پورے ملک میں پھیلی، تمام مکاتیب فکر نے مشترکہ اور متفقہ مؤقف اختیار کیا۔ مثالی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وحدت واخوت کا عملی مظاہرہ کیا جس کی برکت سے اللہ سبحانہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کے غلاموں کو عزت سے سرفراز کیا وہ فاتح ہوئے ناموس رسالت کے تحفظ کے لیے اُٹھنے والی آواز بلکہ للکار نتیجہ خیز ثابت ہوئی اور ملکی آئین میں قادیانی ٹولہ غیر مسلم اقلیت قرار پایا

1977ء کی تحریک نظام مصطفےٰ ﷺ بھی اس سلسلے کی کڑی ہے طے پایا کہ طاغوتی نظام سے بغاوت کی جائے۔ اقامتِ دین کی آواز اُٹھی اور اس نے ایوان اقتدار کو بھی لرزہ براندام کردیا۔

جمعیت علماء پاکستان کے سربراہ حضرت شیخ الاسلام قائد اہلسنت مولانا الشاہ احمد نورانی قدس سرہ نے زوردار آواز اُٹھائی اور تحفظ ناموس رسالت محاذ کے قائدین کو پس دیوار زنداں جانا پڑا لیکن اس وقت کے صدر پرویز مشرف کو اپنا غیر ملکی دورہ مختصر کر کے فوراً وطن واپس آنا پڑا اور انہوں نے کراچی ایئرپورٹ پر اُترتے ہی پریس کانفرنس کر کے اعلان کیا کہ گورنمنٹ تحفظ ناموس رسالت ایکٹ میں کسی بھی قسم کی کوئی تبدیلی، ترمیم یا منسوخی نہیں کرے گی۔۔۔

حکومت آزاد جموں وکشمیر میں جمعیت علماء جموں وکشمیر کے سربراہ اور حضرت مولانا نورانی رحمہ اللہ تعالیٰ کے معتمد رفیق سفر حضرت پیر محمد عتیق الرحمٰن فیض پوری نے آزاد کشمیر اسمبلی میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے لیے قرارداد پیش کی جسے متفقہ طور پر ہاؤس نے منظور کیا اور آزاد کشمیر میں بھی ناموس رسالت پر ڈاکہ زنی کرنے والا یہ منحوس گروہ قانوناً غیر مسلم اقلیت قرار پایا۔

جمعیت علماء پاکستان نے حالات کی حساسیت کا احساس کرتے ہوئے سب سے پہلے اجلاس طلب کیا جس میں تمام جماعتیں شریک ہوئیں۔ تمام دینی اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیاسی جماعتوں کا اور باقاعدہ ''تحریکِ ناموسِ رسالت'' کا پلیٹ فارم قائم کر کے قانونِ تحفظِ ناموسِ رسالت کو بچانے کے لیے جدوجہد کا آغاز کیا جس میں مرکزی جماعت اہلسنت پاکستان کے سربراہ حضرت پیر میاں عبدالخالق قادری (سجادہ نشین بھرچونڈی شریف، سندھ) نے کلیدی اور اساسی کردار ادا کیا۔۔۔۔

آج الحمدللہ اس جدوجہد کی برکت سے پوری اُمت میں اس نقطہ پر یکجہتی اور کامل سنجیدگی کے ساتھ اس کے تحفظ کا جوش وجذبہ جاگتی آنکھوں سے دیکھا جا رہا ہے۔

قانون تحفظ ناموس رسالت جسے تعزیرات پاکستان میں دفعہ 295 اے C بی، سی کا نام دیا گیا ہے بھی اس بات کا غماز ہے کہ پاکستان، حضور ﷺ کے غلاموں کا دیس ہے لہٰذا یہاں حضور ﷺ کے کسی گستاخ اور بے ادب کے لیے کوئی گنجائش نہیں۔ اس قانون کی ضرورت اسی لیے پیش آئی کہ ملک میں لاقانونیت نہ پھیلے اور خواہ مخواہ کسی کو بھی ضرر نہ پہنچے کیونکہ اس اُمت کا اپنے رسول ﷺ کے ساتھ رشتہ اٹوٹ انگ ہے اگر ناموس رسالت کے لیے قانون سازی نہ کی گئی ہوتی تو پھر معاشرے میں غازی علم دین شہید کا قانون حرکت میں آجاتا ہے اسی لیے یہ قانون بھی آئین کا حصہ بنا۔

اب جب کہ اس قانون کے خلاف سامراج اور اس کے ایجنڈوں نے چیخ وپکار شروع کر دی جاوید احمد غامدی جیسے بزعمِ خود اسکالرز نے مختلف ٹی وی اینکرز کے ساتھ مل کر الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے عوام کو ایک سنگین غلط فہمی میں مبتلا کرنے کے لیے یہ تاثر دینے کی کوشش کی کہ قرآن مجید میں تو گستاخِ رسول کے لیے سزائے موت کا کوئی حکم موجود نہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو مختلف مکاتیب فکر کے سنجیدہ طبقات میں اس مسئلہ کو زیر بحث لایا گیا۔۔۔
جامعہ اسلامیہ لاہور میں منعقد ہونے والے تمام مکاتب فکر کے مشترکہ تین اجلاسوں میں حضرت محقق العصر مولانا مفتی محمد خان قادری سے درخواست کی گئی کہ "۔۔۔قرآنِ حکیم اور گستاخِ رسول کی سزا۔۔۔۔" کے عنوان سے آپ ایک تحقیقی مقالہ لکھ دیں۔۔۔۔ انہوں نے بہت جلد اس ذمہ داری کو بطریق احسن نبھایا یاد رہے کہ وہ اس عنوان سے مخالفین کے دیگر اعتراضات کا جواب بھی تحریر کر رہے ہیں۔۔۔ اور اب قائد اہلسنت امام الشاہ احمد نورانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی جماعت، جمعیت علماء پاکستان اس عظیم مقالہ کو وسیع پیمانہ پر شائع کر کے ملک بھر میں تقسیم کرانے کا فریضہ سرانجام دے رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس علمی مقالہ کے فاضل مصنف اور دینی میدان میں گراں قدر علمی و تحقیقی خدمات سرانجام دینے والے عظیم اسکالر حضرت محقق العصر مفتی محمد خان قادری کی توفیقات میں مزید برکتیں عطا کرے اور جمعیت علماء پاکستان کو بھی اس کارخیر کی بہتر جزا سے نوازے (آمین)

ملک محبوب الرسول قادری

۔۔۔ ۔ مدیر۔۔۔۔

ماہنامہ سوئے حجاز لاہور

0300/0321.9429027

mahboobqadri787@gmail.com

۲۵ جنوری ۲۰۱۱ء

منگل ایک بجے صبح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرفے چند

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں اپنے حبیب پاک ﷺ کی عظمت وعصمت کے تحفظ کے لیے اپنے حصہ کا کردار ادا کرنے کی توفیق بخشی اور سامراج کی ناپاک سازشوں کو ناکام بنانے کے لیے ہم میدان میں اتر پڑے ہیں جمعیت علماء پاکستان نے ہمیشہ کی طرح اس بار بھی وقت کے تیور کو بھانپ لیا اور سب سے پہلے تمام دینی سیاسی جماعتوں کا اجلاس طلب کر کے قانون توہین رسالت میں ترمیم وتبدیلی کی کاروائیوں کا سختی سے نوٹس لیتے ہوئے اس حکومتی اقدام کو مسترد کر دیا۔

بدقسمتی سے بعض ٹی وی اینکرز اور آزاد منش لوگوں نے اس قانون کے متعلق منفی گفتگو کرنا اپنا وطیرہ بنالیا ہے اور وہ ایک سازش کے تحت اپنے من پسند لوگوں کو ٹی وی کی سکرین پر بٹھا کر اپنی مرضی کے جوابات قوم کو سنارہے ہیں ایسے میں اس قانون کے تحفظ کے لیے ہمارے قائم کیے گئے اتحاد "تحریک ناموس رسالت" نے ملک بھر میں جلسے، جلوس، ریلیاں، سیمینار، مذاکرے، مباحثے، منعقدہ کرنے کا کام شروع کر دیا۔۔۔اس موضوع پر مفید علمی لٹریچر کی اشاعت بھی ہماری ضرورت ہے تاکہ یہ لٹریچر گھر گھر میں پہنچے اور اس ملک کا بچہ بچہ اس کو پڑھ کر اپنی اصلاح کر سکے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے بزرگ عالم دین حضرت استاذ العلماء محقق العصر مفتی محمد خان قادری مدظلہ العالی کو جزائے خیر عطا فرمائے وہ ہمارے مسلک کے سرخیل علماء میں سرفہرست اور بالغ نظر عالم دین ہیں آپ نے "قرآن حکیم اور گستاخ رسول کی سزا" کے عنوان سے مفصل علمی مقالہ لکھا جسے جمعیت علماء پاکستان ان کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہی ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میری تمام علماء مشائخ سے گزارش ہے کہ وہ اپنی تمام تر توجہات اس موضوع کی طرف مرتکز کر دیں کیونکہ یہ ہمارے ایمان کی بنیاد اور ہمارے مشن کا نکتۂ عروج ہے۔۔۔

حضرت مفتی صاحب کا زیر نظر مقالہ اس قابل ہے کہ اسے لاکھوں کی تعداد میں شائع کر کے پھیلا جائے۔مختلف زبانوں میں اس کے تراجم بھی کروائے جائیں۔تا کہ اُمت کا بچہ بچہ ان دلائل سے مرصع ہو جائے عوام اسے خوب ذہن نشین کریں تا کہ ہماری دولتِ ایمان محفوظ ہو، طاغوت کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑے اور ہم اس دھرتی پر نظام مصطفےٰ ﷺ کی بہار دیکھ سکیں۔اللہ تعالیٰ ہمیں جاگتی آنکھوں سے وطن عزیز پاکستان میں نظام مصطفےٰ ﷺ کا سورج طلوع ہوتا دیکھنا نصیب کرے۔آمین

والسلام

قاری محمد زوار بہادر

(سیکرٹری جنرل)

جمعیت علماء پاکستان

۲۷ جنوری ۲۰۱۱ء

صفہ یونیورسٹی لاہور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قرآن حکیم اور گستاخ رسول کی سزا

کچھ لوگ شرعی اُصولوں سے عدم آگاہی کی وجہ سے یہ غلط پراپیگنڈا کر رہے ہیں کہ گستاخِ رسول کی سزا قرآن مجید میں موجود نہیں ہے۔ہم اس مقالہ میں اس چیز کو آشکار کریں گے کہ قرآن مجید میں اس سزا کا تذکرہ واضح اور صریح الفاظ میں موجود ہے قبل اس کے کہ ہم وہ آیات قرآنی سامنے لائیں پہلے چند اُصولوں کا تذکرہ ضروری ہے اگر انہیں پیش نظر نہ رکھا جائے تو اسلامی تعلیمات کی عمارت قائم نہیں رہ سکتی

پہلا اُصول

اس زمین پر اصلاح اور احترامِ مخلوق وانسانیت کا قیام اللہ تعالیٰ نے انزالِ کُتب اور ارسالِ رُسل کے ذریعے کیا ہے اور یہ تعلیم دی ہے کہ زمین کی اصلاح کے بعد اس میں فساد برپا نہ کرو۔ یہ فرمان الٰہی ان الفاظ میں ہے:

وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا (پ۸،الاعراف ۵۶) اور زمین کی اصلاح کے بعد اس میں فساد نہ کرو۔

اس پر اُمت کا اتفاق ہے کہ زمین کی اصلاح نبوت اور کتب سماوی کی برکت سے ہے۔یہی وجہ ہے کہ مفسرین نے اصلاح زمین سے مراد نبیوں کا بھیجنا اور کتابوں کا نازل کرنا مراد لیا ہے۔امام فخر الدین رازی نے اپنی عظیم تفسیر میں لکھا، گویا اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لما أصلحت مصالح الارض بسبب ارسال الانبياء وانزال الكتب و تفصيل الشرائع فكونو امنقادين لها و لا تقدموا على تكذيب الرسل و انكار الكتب و التمرد عن قبول الشرائع فان ذلك يقتضي وقوع الهرج و المرج في الارض فيحصل الافساد بعد الاصلاح و ذلك مستكره في بداهة العقل	جب زمین کی مصلحتیں ارسالِ انبیاء، انزالِ کُتب اور تفصیل شرائع کی وجہ سے زمین میں وقوع پذیر ہوئیں تو ان کی اتباع کرو اور تکذیب انبیاء اور انکارِ کتب نہ کرو اور شرائع کی قبولیت میں سر کشی نہ کرو کیونکہ یہ زمین میں فتنہ اور قتل کا سبب بنے گا اور اصلاح کے بعد فساد پھیلے گا جو بداھۃً عقل کے خلاف ہے

(تفسیر کبیر، ج۵، ص۲۸۳)

گویا جہاں بھی زمین پر کوئی احترام اور اصلاح موجود ہے اس کے پیچھے نبوت ہی کا فیضان ہے حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ نے اس حقیقت کو اپنے ان الفاظ میں بیان فرمایا:

و من انعم عليه من خلقه ،فلم تمس بنا نعمة ظهرت و لابطنت ، نلنابها حظاً في دين ودنيا او دفع بها عنا مكروه فيهما و في واحد منهما ، الا ومحمد صلى الله عليه سببها ،القائد الى خير ها ، الهادى الى رشدها	اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق پر جو انعام کیا اور ہمیں جو نعمت ملی خواہ وہ ظاہری ہے یا باطنی، ہم نے نفع پایا خواہ دینی ہو یا دنیاوی ۔ہم سے ناپسندیدہ چیزوں کا ازالہ ہوا خواہ وہ دین و دنیا میں ہیں یا ان میں سے ایک میں۔ اس کا سبب سیدنا محمد ﷺ ہیں جو خیر کے قائد اور رُشد کی طرف ہادی ہیں۔

(الرسالۃ، ص۱۷)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی بات کا بیان شیخ ابن تیمیہ نے اپنے ان الفاظ میں کیا ہے۔

فالطعن فيهم طعن في توحيد الله واسمائه و صفاته و كلامه ودينه وشرائعه وانبيائه وثوابه وعقابه وعامة الاسباب التي بينه و بين خلقه بل يقال انه ليس في الارض مملكة قائمة الابنبوةاواثرنبوة وان كل خيرفي الارض فمن آثار النبوات ولايستريبن العاقل في هذا الباب الذين درست النبوة فيهم مثل البراهمة و الصابئة والمجوس ونحوهم فلاسفتهم وعامتهم قداعرضواعن الله و توحيده واقبلواعلى عبادة الكواكب و النيران والاصنام و غير ذالك من الاوثان و الطواغيت فلم يبق بايديهم لاتوحيد و لاغيره

انبیاء پر طعن اللہ کی توحید، اس کے اسماء، صفات ،اس کے کلام، دین، شرائع اور اس کے انبیاء، اس کے ثواب وعقاب اور ان تمام وسائل پر طعن ہوگا جو اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے درمیان ہیں بلکہ یوں کہا جائے گا زمین میں کوئی قائم مملکت ایسی نہیں ہے جس میں نبوت یا نبوت کا اثر نہ ہو اور زمین میں جو بھی خیر نصیب ہوتی ہے وہ نبوت کے آثار میں سے ہے اور عقل مند آدمی اس بارے میں کوئی شک نہیں کر سکتا کہ جن میں نبوت مٹ گئی مثلاً براہمۃ ،صائبہ اور مجوسی وغیرہ اور ان کے فلاسفہ یہ تمام لوگ اللہ اور اس کی توحید سے پھر گئے اور ستاروں، آگ اور بتوں کی پوجا کرنے لگے اور اصنام اور طاغوت کو ماننے لگے اور ان کی ہاتھوں میں توحید نہ رہی

(الصارم المسلول،۴۵۷)

اور توحید کو ماننے والی اُمت صرف وہی رہی جو رسولوں کی اتباع کرنے والی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی بات کو واضح کرتے ہوئے تھوڑا سا آگے چل کر لکھتے ہیں:

فعلم ان سب الرسل و الطعن فیھم ینبوع جمیع انواع الکفر و جماع جمیع الضلالات و کل کفر ففرع منه کما ان تصدیق الرسل اصل جمیع شعب الایمان وجماع مجموع اسباب الھدی (الصارم المسلول، ۴۵۷)	کہ رُسل پر سبّ و شتم اور طعن تمام اقسام کفر کا سرچشمہ ہے اور تمام گمراہیوں کو جمع کرنے والا ہے اور ہر کفر اس کی شاخ اور فرع ہے جیسے رسولوں کی تصدیق، ایمان کے تمام شعبہ جات کی اصل ہے اور اسباب ہدایت کے مجموعہ کو جامع ہے۔

علامہ اقبال نے بھی اس بات کی طرف نشاندہی کرتے ہوئے واضح کیا ہے کہ جہاں بھی خیر واحترام اور اصلاحِ مخلوق ہے یہ تمام نبوت کے نور کا فیض ہے کسی کو اس کا علم ہو چکا ہے اور ابھی باقی انسانیت اس کی تلاش میں ہے:

ہر کجا بینی جہانِ رنگ وبو آں کہ از خاکش بروید آرزو
یا زنورِ مصطفےٰ اور ابہاست یاھنوز اندر تلاشِ مصطفےٰ است

ایک اور مقام پر اسی حقیقت کو یوں آشکار کرتے ہیں:

در دلِ مسلم مقامِ مصطفٰی است آبروئے مازنام مصطفٰی است

کہ ہم سب کی آبرو صرف ان کی وجہ سے ہے۔ بلاشبہ احترام بھی ایک خیر ہے جو تمام انسانیت کو انبیاء علیھم السلام کے توسط سے نصیب ہوئی ہے اور اس خیر کا اُٹھ جانا زمین پر فتنہ وفساد کا موجب ہے لہذا جب اس کائنات میں ہر کسی کا احترام، احترام نبوت و رسالت سے وابستہ ہے اور کسی بھی انسان کی توہین اور اسے سبّ و شتم کرنا زمین میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فتنہ اور فساد کا سبب ہے تو اس نبوت و رسالت پر طعن و تشنیع یقیناً زمین میں سب سے بڑا فساد ہوگا جس کے توسط سے ایک عام انسان کو بھی احترام نصیب ہوا اور اس کا عدم احترام زمین پر فتنہ و فساد کا موجب قرار پایا بلکہ اس سے بڑھ کر فساد کا تو تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ جب یہ سب سے بڑھ کر فتنہ ہے تو ارشادِ ربانی ہے:

وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ (پ۲، البقرۃ،۱۹۱) اور فتنہ قتل سے بھی سخت ہے۔

دوسرا اُصول

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یہ واضح کیا ہے:

مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَا اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا (پ۶، المائدہ،۳۲)

جس نے کسی جان کو قتل کیا بغیر جان کے بدلے یا زمین میں فساد کیے تو گویا اس نے سب لوگوں کو قتل کیا اور جس نے ایک جان کو جلا لیا گویا اس نے سب کو جلا لیا۔

اس آیتِ مبارکہ میں قتل کے ان دو اسباب کے علاوہ ہر قسم کے قتل کو پوری انسانیت کا قتل قرار دیا گیا۔

۱۔ قصاص میں قتل

۲۔ زمین میں فساد کی وجہ سے قتل

تو جو بندہ نبوت اور رسالت پر سب و شتم کرتا ہے وہ اس زمین پر سب سے بڑا فساد پھیلانے والا ہے لہٰذا توہینِ رسالت کرنے والا افساد فی الارض کے زمرہ میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب سے پہلے داخل اور شامل ہوگا اور اس بنیاد پر وہ مباح الدم ہو جائے گا۔

تیسرا اُصول

حضور ﷺ نے فرمایا کہ ان تین صورتوں میں انسان قتل کا مستحق بن جاتا ہے:

پہلی صورت: زانی بعد از احصان

دوسری صورت: کفر بعد از ایمان

تیسری صورت: قتل نفس

نبوت اور رسالت کی توہین کرنے والا کفر بعد از ایمان کے زمرے میں بھی آتا ہے کیونکہ کسی نبی پر سب وشتم کرنے سے بڑھ کر کفر اور انکار کیا ہو سکتا ہے۔

چوتھا اُصول

قرآن مجید میں جن چیزوں کو فرض یا حرام قرار دیا گیا ہے ان کے احکام کو واضح کرنے کیلئے لازماً وہاں فرض اور حرام کے الفاظ نہیں لائے گئے بلکہ انہیں مختلف الفاظ کے ذریعے اجاگر کر دیا گیا ہے۔ مثلاً روزے کی فرضیت کے بارے میں فرمایا:

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ (پ۲، البقرة ۱۸۳) تم پر روزے فرض کیے گئے۔

قصاص کی فرضیت کے بارے میں فرمایا:

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى (پ۲، البقرة ۱۷۸) تم پر فرض ہے کہ جو ناحق مارے جائیں ان کے خون کا بدلہ لو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو اگر چہ یہاں فرض کے الفاظ نہیں ہیں مگر لفظ 'کتب' سے مراد اس کا فرض ہونا ہی ہے اسی طرح شراب کو قرآن مجید میں حرام قرار دیتے ہوئے اگر چہ حرام کا لفظ نہیں لایا گیا مگر فرمایا:

إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ	کہ شراب اور جواء اور بت اور پانسے ناپاک ہی ہیں شیطانی کام۔

(پ۷، المائدہ، ۹۰)

یہاں لفظ 'رجس' لایا گیا جو شراب کے حرام ہونے پر ہی نہیں بلکہ اس کے ناپاک اور پلید ہونے پر بھی دلالت کر رہا ہے۔ اس لفظ 'رجس' کے لفظ حرام سے بڑھ کر ہونے پر یہ ارشاد خداوندی بھی گواہ ہے:

فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ (پ۱۷، الحج، ۳۰)	بچو اس پلیدی سے جو بتوں کی عبادت ہے۔

تو بت پرستی کیلئے اس لفظ کا استعمال نشاندہی کر رہا ہے کہ یہ لفظ حرام سے بھی بڑھ کر ہے اب کوئی آدمی یہ دعویٰ کرے کہ قرآن مجید میں شراب کو کسی جگہ پر حرام قرار نہیں دیا تو یہ صرف اس کی جہالت ہی نہیں بلکہ وہ قرآن مجید کے بارے میں جھوٹ اور افترا کا مرتکب بھی ہوگا کیونکہ قرآن مجید نے تو شراب کی حرمت کے لیے لفظ 'رجس' استعمال کر کے اس کے حرام اور ناپاک ہونے کو آشکار کر دیا گویا قرآن حکیم میں 'رجس' کی صورت میں شراب کے لیے حرام سے بھی بڑھ کر لفظ لایا گیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پانچواں اُصول

مسائل شرعیہ کے استنباط کے لیے چار اصول ہیں: قرآن، سنت، اجماع اور قیاس۔ کسی آدمی کا یہ مطالبہ کرنا کہ قرآن مجید سے ہی مجھے حکم بتایا جائے تو یہ اس کی جہالت ہے کیونکہ اسلام کے احکام کو صرف قرآن تک محدود کرنا اسلام کی تعلیمات سے ہاتھ دھونے کے مترادف ہے۔ اسلام کی اہم تعلیمات میں سے نماز کو ہی لے لیجیے۔ اس کے اوقات، رکعتیں اور تفصیلات قرآن مجید میں صریح الفاظ میں نہیں ملتے اجمالاً اس کا تذکرہ ہے اور ان کی تفصیلات اور بیان رسول اللہ ﷺ کے سپرد کر دیا گیا ہے۔ اور تمام اُمت حضور ﷺ کی سنت سے ہی انہیں پاتی ہے اگر سنت سے یہ راہنمائی اور روشنی نہ لی جائے تو ہم فی الفور گمراہی کے گڑھے میں گر جائیں گے۔

چھٹا اُصول

اگرچہ مسائل کے استنباط کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے قرآن مجید پھر سنت اس کے بعد اجماع و قیاس کا درجہ آتا ہے لیکن یہ بنیادی حقیقت بھی سامنے رہنی چاہیے کہ مطالعہ قرآن بھی سنت کی روشنی میں کیا جانا ضروری ہے کیونکہ اُمت کو اس بات کا پابند کیا گیا ہے کہ وہ قرآن کے ان ہی مفاہیم کے دائرہ میں رہے جو رسول اللہ ﷺ نے بیان کیے ہیں۔ سورۃ القیامہ میں یہ چیز آشکار کر دی گئی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر صرف قرآن کے الفاظ کو ہی نازل نہیں کیا گیا بلکہ اس کے معانی اور بیان کو بھی آپ کے سینہء اقدس پر نازل کیا گیا:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِنَّ عَلَیْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا بَیَانَهٗ (پ۲۹، القیامۃ ۱۷تا۱۹)

بے شک اس کو محفوظ کرنا اور پڑھنا ہمارے ذمہ ہے تو جب ہم اسے پڑھ چکیں، اس وقت اس پڑھے ہوئے کی اتباع کرو، پھر بیشک اس کی باریکیوں کا تم پر ظاہر فرمانا ہمارے ذمہ ہے۔

جس طرح ہم الفاظ قرآن کے پابند ہیں اپنی رائے سے کسی عربی عبارت کو قرآن قرار نہیں دے سکتے اسی طرح ہم اپنی رائے سے قرآن کے معانی کو بھی بیان نہیں کر سکتے کیونکہ منشاء ایزدی سے سب سے زیادہ آگاہ ذات وہی ہے جس کے سینہ پر قرآن نازل کیا گیا اس لیے بیان کی ذمہ داری رسول اللہ ﷺ کی بنائی۔

وَاَنْزَلْنَآ اِلَیْكَ الذِّكْرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَیْهِمْ (پ۱۴، النحل:۴۴)

یہ ذکر ہم نے آپ کی طرف اُتارا تا کہ لوگوں کے لیے جو نازل کیا گیا ہے آپ اسے کھول کر بیان کر دیں۔

ساتواں اُصول

آیاتِ قرآن کے بارے میں یہ متفقہ اصول ہے کہ ان کا حکم صرف شانِ نزول کے ساتھ یا وقتی حالات کے ساتھ مخصوص نہیں رہتا بلکہ اس کا حکم عام اور تا قیامت باقی رہتا ہے یہی وجہ ہے کہ اصولِ تفسیر میں یہ متفقہ ضابطہ بیان ہوا ہے کہ اعتبار خاص سبب کا نہیں کیا جائے گا بلکہ عموم الفاظ کا اعتبار کیا جائے گا ورنہ لازم آئے گا کہ قرآنی احکام صرف چند افراد کے لیے ہوں نہ کہ پوری انسانیت کے لیے۔ حالانکہ قرآن تمام انسانیت کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیے تا قیامت ہدایت ہے اس کی دعوت، دعوتِ عامہ ہے اور چند افراد تک یا نزول کے وقت کے معاشرے کے ساتھ مخصوص کرنا سراسر قرآنی تعلیمات کے منافی ہے۔

آٹھواں اُصول: بے عمل اور گستاخ میں فرق

کچھ لوگ قرآن وسنت کی تعلیمات سے سے عدم آگاہی کی وجہ سے بے عمل لوگوں کو بھی گستاخ قرار دے دیتے ہیں تاکہ گستاخ کو سزا نہ ہو حالانکہ یہ محض مغالطہ ہے کیونکہ اسلام نے بے عمل اور گستاخ کے درمیان فرق کرتے ہوئے واضح کیا ہے کہ مومن کو سرکش نہیں ہونا چاہیے البتہ اس کا معصوم ہونا ضروری نہیں۔ خود رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں متعدد دفعہ شراب پینے والے کو لایا گیا تو ایک صحابی نے اس پر اللہ کی لعنت کے الفاظ کہے تو آپ ﷺ نے اس سے منع کیا اور اللہ کی قسم اُٹھا کر فرمایا: ''کہ اس کے دل میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت ہے''

(البخاری)

حالانکہ گستاخ رسول پر اللہ تعالیٰ نے دنیا اور آخرت میں لعنت کی اطلاع دیدی ہے کہ وہ مباح الدم اور مستحق قتل ہو جاتا ہے جبکہ گناہ گار کبیرہ گناہ کے باوجود لعنت اور قتل کا مستحق نہیں ہوتا۔ اسی لیے اسلام میں یہ اصطلاحات موجود ہیں: کافر، منافق، مرتد، زندیق اور فاسق۔ تو بے عمل گناہ گار، فاسق وفاجر تو ہوسکتا ہے مگر کافر وزندیق نہیں ہوگا۔ جبکہ گستاخ مرتد اور زندیق قرار پاتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آدابِ بارگاہ نبوی ﷺ

۱۔ چونکہ اسلام اس حقیقت سے آگاہ ہے کہ نبوت و رسالت پر طعن و تشنیع زمین میں سب سے بڑا فتنہ و فساد ہے اس لیے اس نے ہر وہ راستہ اور سوراخ بند کرنے کی کوشش کی جس کے ذریعے یہ فساد اور فتنہ برپا ہو سکتا ہے۔ مثلاً آدابِ بارگاہ نبوی ﷺ میں سے یہ بیان کیا:

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَرْفَعُوٓا۟ أَصْوَٰتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ ٱلنَّبِىِّ وَلَا تَجْهَرُوا۟ لَهُۥ بِٱلْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَن تَحْبَطَ أَعْمَـٰلُكُمْ وَأَنتُمْ لَا تَشْعُرُونَ ۝ إِنَّ ٱلَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَٰتَهُمْ عِندَ رَسُولِ ٱللَّهِ أُو۟لَـٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ ٱمْتَحَنَ ٱللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَىٰ ۚ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ ۝

(پ۲۶، الحجرات، ۲، ۳)

اے ایمان والو! اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس نبی کی آواز سے اور ان کے حضور بات چلا کر نہ کرو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ چلاتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔ بے شک وہ جو اپنی آوازیں پست کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے پاس وہ ہیں جن کا دل اللہ نے پرہیز گاری کے لیے پرکھ لیا ہے اور ان کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔

ان آیات میں واضح کیا کہ جو حضور ﷺ کی صحبت میں غیر سنجیدگی اختیار کرتے ہوئے آواز کو بلند کرے گا اس کے اعمال ضائع ہونے کا خطرہ ہے یہ حبط

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعمال کفر کی وجہ سے ہی ہوتا ہے قرآن مجید میں فرمایا گیا:

وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ (پ۶، المائدۃ،۵) اور جو مسلمان سے کفر ہو اس کا کیا دھرا سب اکارت گیا۔

جب بارگاہ نبوی ﷺ میں بلند آواز کرنے سے کفر کا خطرہ لاحق ہو جاتا ہے تو اس کے کفر میں کیا شک ہے جو آپ ﷺ کی توہین کا ارتکاب کرے۔

۲۔ اسی طرح آپ ﷺ کی بارگاہ میں ایسا لفظ بولنے سے منع کیا گیا جو آپ ﷺ کی توہین اور بے ادبی کا ذریعہ بن سکے جیسے اس آیت کریمہ میں ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ (پ۱، البقرۃ،۱۰۴) اے اہل ایمان! آپ ﷺ سے گفتگو کرتے وقت راعنا نہ کہو جبکہ اُنظرنا کہو اور آپ ﷺ کی گفتگو کو اچھی طرح متوجہ ہو کر سنا کرو اور کفر کرنے والوں کے لیے دردناک عذاب ہے۔

مولانا امین احسن اصلاحی اس آیت مبارکہ "لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا" کے تحت "الفاظ سے متعلق ایک نفسیاتی حقیقت" کے تحت لکھتے ہیں:

"الفاظ کے متعلق یہ نفسیاتی حقیقت ملحوظ رہنی چاہیے کہ اگر ان کے اندر کوئی روح فساد موجود ہو یا سوء استعمال سے پیدا کر دی گئی ہو تو پھر سلامتی ان سے دور رہنے ہی میں ہے ورنہ ان کا زہر غیر شعوری طور پر ان کے بولنے والوں اور سننے والوں کے اندر بھی سرایت کر کے رہتا ہے۔ مسلمانوں کو اس چھوت سے بچانے کیلئے اللہ تعالیٰ نے لفظ 'راعنا' کے استعمال کی ممانعت فرما دی۔" (تدبر قرآن،۲۵۱)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں ہم علامہ محمد علی شوکانی علیہ الرحمۃ کی اس آیت کریمہ کے تحت گفتگو سے ایک اقتباس نقل کر رہے ہیں جو نہایت قابل توجہ ہے:

وفی ذلك دليل علی انه ينبغی تجنب الالفاظ المحتملة للسب والنقص وان لم يقصد المتكلم بها ذلك المعنی لمعنی المفيد للشتم سداً للذريعة دفعا للوسيلة وقطعاً لمادة المفسدة والتطرق اليه (فتح القدیر، ۱۔۱۲۴)

یہ آیت اس پر دلیل ہے کہ ان تمام کلمات سے اجتناب ضروری ہے جن میں سب و شتم کا احتمال و شائبہ ہو اگرچہ متکلم کا مقصد مذکورہ معنی نہ ہو تا کہ توہین کا دروازہ بند رہے اور اس سبب و وجہ کو ختم کر دیا جائے تا کہ فتنہ و فساد نہ پھیل سکے۔

مذکورہ عبارات سے تین باتیں نہایت ہی واضح و آشکار ہیں۔

۱۔ اس آیت کریمہ نے یہ اصول دے دیا ہے کہ آپ ﷺ کے بارے میں ہر وہ کلمہ و لفظ بولنا حرام اور بے ادبی ہے جس میں آپ ﷺ کی بے ادبی کا محض احتمال ہو۔

۲۔ ایسے کلمات کہنے والے کی نیت اگرچہ بے ادبی و توہین کی نہ بھی ہو پھر بھی ان سے احتراز ضروری ہے کیونکہ یہ فتنہ اور فساد کا سبب بنیں گے۔

۳۔ اس آیت مبارکہ کی روشنی میں علماء اُمت نے یہ اصول وضع کیا ہے کہ ہر وہ معاملہ جس سے ذہن کسی بھی نبی علیہ السلام کے بارے میں حقارت کی طرف جائے تو اسے ہرگز عوام کے سامنے بیان نہ کیا جائے کیونکہ بعض اوقات ایک چیز کسی دور میں قابل احترام و عزت ہوتی ہے مگر دوسرے دور میں وہ قابل عزت نہیں رہ جاتی مثلاً

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسالتمآب ﷺ بلکہ اللہ کے ہر نبی علیہ السلام نے بکریاں چرائی ہیں۔ بخاری میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا:

مابعث الله نبيا الا رعى الغنم فقال اصحابه وانت فقال نعم كنت ارعاها على قراريط لاهل مكة (البخاری)	اللہ تعالیٰ کے ہر نبی نے بکریاں چرائیں، صحابہ نے عرض! کیا یارسول اللہ ﷺ آپ ﷺ نے بھی؟ فرمایا! ہاں میں نے بھی مقام قراریط پر بکریاں چرائی ہیں۔

مگر تمام اہل علم اس پر متفق ہیں اگر کسی دور میں بکریاں چرانا عیب وحقیر سمجھا جانے لگے جیسا کہ ہمارے دور میں ہے تو پھر عوام کے سامنے مجالس میں کسی نبی کے بارے میں یہ بیان نہ کیا جائے کہ انہوں نے بکریاں چرائی ہیں۔ اُمت کے مسلمہ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ رقم طراز ہیں:

رعى الغنم لم يكن صفة نقص في الزمن الاول لكن حدث العرف بخلافه ولا يستنكر ذلك فرب حرفة هي نقص زمان دون زمان و في بلددون بلد (تنزیہ الانبیاء عن تسفیہ الاغبیاء ۲۰ ـ ۲۴۱)	دور اول میں بکریاں چرانا نقص وعیب نہ تھا لیکن اب عرف میں اسے اچھا اور بہتر تصور نہیں کیا جاتا۔ بہت سے کام ایک دور اور ایک شہر میں معزز ہوتے ہیں مگر دوسرے دور اور شہر میں اچھے تصور نہیں کئے جاتے۔

۳۔ آپ ﷺ کو ایک دوسرے کی طرح بلانے سے بھی منع کیا گیا ہے جیسا کہ اس آیتِ مبارکہ میں ہے:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا (پ۱۸، النور،۶۳)

رسول اللہ ﷺ کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرا لو جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے۔

اس آیت کے تحت تمام مفسرین نے یہ بات لکھی ہے کہ آپ ﷺ کی بارگاہ میں کوئی ایسا لفظ نہ بولا جائے جس میں بے ادبی یا توہین کا شائبہ ہو۔

یعنی آپ ﷺ اعلیٰ اوصاف اور آداب سے بلانے کی تلقین کی گئی۔ یہی وجہ ہے کہ اگر کوئی صحابہ کے سامنے کو حضور کو ان کا ساتھی کہتا تو صحابہ سخت ناراض ہوتے اور تنبیہ فرماتے کہ یہ ہمارے رسول ﷺ اور نبی ﷺ ہیں خبردار تم نے ایسے کلمات کہے ورنہ ہم آپ کی گردن اڑا دیں گے جیسا کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے مالک بن نویرہ سے کہا۔ (الشفا، ج۲،۹۳۵)

۴۔ خود باری تعالیٰ نے اگرچہ باقی انبیاء علیہم السلام کو ان کا نام لے کر پکارا لیکن حضور ﷺ کے لیے اوصاف کاملہ پر مشتمل الفاظ کا انتخاب کرتے ہوئے کہیں، یا ایھا الرسول، کہیں ''یا ایھا النبی، یاایھا المزمل، یا ایھا المدثر'' جیسے الفاظ سے نوازا۔ تاکہ اُمت مسلمہ ان کی تعظیم بجالائے۔

۵۔ اگر اُمت سورۂ بلد کی آیات کو ہی سامنے رکھ لے تو معاملہ حل ہو جاتا ہے۔ اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ	میں اس شہر کی قسم کھاتا ہوں، اے حبیب! آپ اس میں رہتے ہیں۔

(پ ۳۰، البلد ۱،۲)

جب اللہ تعالیٰ حضور ﷺ کا خالق و مالک ہو کر آپ ﷺ کی خاک پا کی قسم کھا رہا ہے تو اُمتی کو آپ ﷺ کے ادب و احترام کا کتنا خیال رکھنا چاہیے۔ یہی بات حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے یوں بیان فرمائی کہ بظاہر یہ معاملہ نہایت ہی سخت اور عجیب ہے کہ اللہ ربّ العزت آپ ﷺ کی خاکِ پا کی قسم اُٹھائے لیکن اگر غور و فکر کیا جائے تو معاملہ بڑا واضح ہے۔

و تحقیق ایں سخن آنست کہ سوگند خوردن حضرت رب العزت جل جلالہ بچیزے کہ غیر ذات و صفات بود برائے اظہار شرف و فضیلت و تمیز آن چیز نزد مردم و نسب بایشان تابدانند کہ آں امر عظیم و شرف است آنکہ اعظم باری تعالیٰ	اس بات کی حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اپنی ذات وصفات کے علاوہ کسی بات کی قسم کھانا اس لیے نہیں ہوتا کہ وہ شے اللہ تعالیٰ سے بڑی اور عظیم ہے بلکہ حکمت یہ ہوتی ہے کہ اس شے کی فضیلت اور عظمت کو واضح کیا جائے تاکہ لوگوں کو علم ہو کہ اس شے کی اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑی قدرو منزلت ہے۔

(مدارج النبوۃ، ۱۔۱۶۵)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۔ تعظیم کا حکم

پھر باری تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کی تعظیم کا باقاعدہ حکم دیا اور فرمایا'

''جو میری رحمت خاص اور کامیابی کا مستحق بننا چاہتے ہیں اُن پر لازم ہے کہ وہ میرے رسول کی خوب تعظیم بجالائیں''۔ سورۃ الاعراف میں فرمایا:

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (پ ۹، الاعراف:۱۵۷)	وہ جو اس پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اسے مدد دیں اور اس نور کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ اُترا وہی بامراد ہوئے۔

دوسرے مقام پر تمام رسولوں کی تعظیم اور ان پر ایمان کو یوں واضح کیا کہ اللہ تمہارے ساتھ ہے اگر تم نے نماز و زکوٰۃ ادا کی۔

وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ (پ ۶، المائدہ:۱۲)	اور میرے رسولوں پر ایمان لاؤ اور ان کی تعظیم کرو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے تعزیر کا معنٰی یہ منقول ہے کہ رسول کی خوب تعظیم کی جائے۔

اب اگر کوئی آپ ﷺ کی شانِ اقدس میں جو چاہتا ہے کہتا ہے اور نشاندہی کرنے پر بھی باز نہیں آتا، ڈٹ جاتا ہے بلکہ ایسا کرنے والوں کا دفاع کرتا ہے تو خود سوچئے کہ اس کا کیا حال ہوگا؟ ان ارشاداتِ ربانی کے بعد ہر اُمتی کا فرض ہے کہ ہرگز ہرگز نہ تو خود ایسی بری راہ پر چلے اور نہ ہی ایسی راہ اختیار کرنے والوں کا ساتھ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دے اور نہ ان کا دفاع کرے۔ قرآن مجید نے کئی مقامات پر اس بات کو واضح فرما دیا ہے ہم ایسی بری راہ اختیار کرنے والوں یا ان کا ساتھ دینے اور ان کا دفاع کرنے والوں کو بھی انہی میں شمار کر کے دوزخ میں ڈال دیں گے۔ ایک مقام پر فرمایا:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ (پ۱۰، التوبہ، ۲۳)	اے ایمان والو! ان والدین اور بھائیوں سے محبت نہ کرو جو کفر کو ایمان پر ترجیح دیتے ہیں۔ تم میں سے جو ایسوں کے ساتھ دوستی لگائے گا وہ ظالم ہوگا۔

دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ (پ۱۲، ھود، ۱۱۳)	ظالم کی طرف میلان نہ رکھو، ورنہ تمہیں آگ اپنی لپیٹ میں لے لے گی۔

یہ تمام آیاتِ قرآنی مقام نبوت آشکار کرتے ہوئے یہ تعلیم دے رہی ہیں کہ کوئی ایسی بات اور عمل نہ کیا جائے جو نبوت اور رسالت کی ادنیٰ توہین بنے کیونکہ اس کے خلاف ورزی کرنے والے لوگ کفر کے مرتکب ہو جائیں گے اور ان کے اعمال اکارت جائیں گے اور ایسے لوگ کافر قرار پائیں گے اور وہ فرمانِ نبوی ﷺ کفر بعد از ایمان کے تحت سزا کے مستحق قرار پائیں گے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گستاخی رسول سراسر کفر ہے

قرآن نے یہ چیز بھی واضح کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بارے میں ایسے الفاظ کہنا کہ جو آپ ﷺ کے شایانِ شان نہ ہوں وہ کفر ہے مثلاً کچھ لوگوں نے آپ ﷺ کو کانوں کا کچا قرار دیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے اس قول کو کفر قرار دیا اور اسے رسول اللہ ﷺ کو اذیت دینا قرار دیدیا۔ سورۂ توبہ میں فرمایا:

وَمِنْهُمُ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ قُلْ اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ، يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ لِيُرْضُوْكُمْ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ، اَلَمْ يَعْلَمُوْا اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيْهَا ذٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيْمُ۔

(پ التوبہ:۶۱ تا ۶۳)

اور ان میں کوئی وہ ہیں جو نبی کو ستاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ تو کان ہیں تم فرماو تمہارے بھلے کیلئے کان ہیں اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور مسلمان کی بات پر یقین کرتے ہیں اور جو تم میں مسلمان ہیں ان کے واسطے رحمت ہیں اور جو رسول اللہ ﷺ کو ایذا دیتے ہیں ان کیلئے دردناک عذاب ہے تمہارے سامنے اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ تمہیں راضی کر لیں اور اللہ و رسول ﷺ کا حق زائد تھا کہ اسے راضی کرتے اگر ایمان رکھتے تھے۔ کیا انہیں خبر نہیں کہ جو خلاف کرے اللہ اور اس کے رسول کا، اس کے لیے جہنم کی آگ ہے کہ ہمیشہ اس میں رہے گا یہی بڑی رسوائی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان آیات کی تفسیر میں حضرت ابن عباس اور مجاہد رضی اللہ عنھما سے منقول ہے کہ منافقین یہ کہتے تھے کہ ہم جو چاہیں کہیں اور پھر حلف دیدیں تو یہ نبی ہماری تصدیق کر دیتے ہیں

امام ابن اسحاق کہتے ہیں کہ نبتل بن حارث منافقین سے حضور ﷺ کی چغل خوری کرتا اسے ایسا کرنے سے منع کیا تو اس نے کہا کہ محمد ﷺ کانوں کے کچے ہیں جو بات بھی سنتے ہیں اس کی تصدیق کر دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل کیں۔ (سیرت ابن ہشام، ج ۲۔ص ۵۲۱)

جب صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے حضور ﷺ کو ایسے لوگوں کے بارے میں بتایا تو منافقین نے کہا کہ ہم تو بطور مذاق یہ بات کر رہے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات مبارکہ نازل کیں:

وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُونَ، لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ إِنْ نَعْفُ عَنْ طَائِفَةٍ مِنْكُمْ نُعَذِّبْ طَائِفَةً بِأَنَّهُمْ كَانُوا مُجْرِمِينَ (پ ۱۰، التوبہ، ۶۵، ۶۶)	اور اے محبوب اگر تم ان سے پوچھو تو کہیں گے کہ ہم تو یونہی ہنسی کھیل میں تھے تم فرماؤ کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ہنستے ہو بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے مسلمان ہو کر اگر ہم تم میں سے کسی کو معاف کریں تو اوروں کو عذاب دیں گے اس لیے کہ وہ مجرم تھے

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں واضح کیا کہ تمہاری باتیں سراسر کفر ہیں اور تمہیں مذاق کیلئے اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہی ملے؟ یاد رہے کہ ان منافقین نے یہ بات بھی کہی تھی کہ یہ شخص کہتا ہے کہ روم کے قلعے فتح ہو جائیں گے تو اس بات کو بھی اللہ تعالیٰ نے ان کا نفاق اور کفر قرار دیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو یہ آیات آشکار کر رہی ہیں کہ حضور ﷺ کے بارے میں ایسے کلمات کہنا جو آپ کی شان کے خلاف ہوں وہ صراحتاً کفر قرار پاتے ہیں اور ایسا شخص کافر ہو جاتا ہے اور وہ "مفسد فی الارض" اور کافر بعد از ایمان کے زمرے میں داخل ہوتا ہے

آیاتِ قرآنی اور گستاخِ رسول کی سزا

جب یہ حقائق سامنے آ گئے کہ نبوت و رسالت کی توہین سراسر کفر ہے اور اس سے بڑھ کر زمین میں کوئی فتنہ اور فساد نہیں ہو سکتا اس لیے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کی سزا واضح طور پر قتل مقرر کی اور اسے لفظ قتل کے ساتھ ساتھ اس سے بڑھ کر لفظ لعنت سے تعبیر کیا ہے۔ سورۂ احزاب میں فرمایا:

اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۔ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ۔ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ

بے شک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کے لیے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے اور جو ایمان والے مردوں اور عورتوں کو بے کیے ستاتے ہیں انہوں نے بہتان اور کھلا گناہ اپنے سر لیا۔ اے نبی! اپنی بیبیوں اور صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرما دو کہ اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے منہ پر ڈالیں رہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُوْنَ فِی الْمَدِیْنَةِ لَنُغْرِیَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا یُجَاوِرُوْنَكَ فِیْهَآ اِلَّا قَلِیْلًا، مَّلْعُوْنِیْنَ اَیْنَمَا ثُقِفُوْٓا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِیْلًا

(پ۲۲، احزاب، ۵۷ تا ۶۱)

یہ اس سے نزدیک تر ہے کہ ان کے پہچان ہو تو ستائی نہ جائیں اور اللہ بخششے والا اور مہربان ہے اور اگر باز نہ آئے منافق اور جن کے دلوں میں روگ ہے اور مدینہ میں جھوٹ اڑانے والے تو ضرور ہم تمہیں ان پر شہ دے گے پھر وہ مدینہ میں تمہارے پاس نہ رہیں گے مگر تھوڑے دن ۔ پھٹکارے ہوئے جہاں کہیں ملیں پکڑے جائیں اور گن گن کر قتل کیے جائیں۔

ان آیات کو بار بار پڑھیئے اور غور کیجیے ، اس میں ان لوگوں کی سزا کا ذکر ہے جو رسول اللہ ﷺ کو اذیت دیتے ہیں ان کے بارے میں فرمایا کہ ان پر اللہ تعالیٰ نے دنیا اور آخرت میں لعنت کر دی ہے۔اور ان کی سزا واضح طور پر قتل ہے۔

لفظِ لعنت کی تشریح

جیسے پہلے ہم نے بیان کیا تھا کہ لفظ' رجس' حرام سے بھی بڑھ کر ہے اسی طرح لفظ لعنت قتل سے بڑھ کر ہے۔لعنت کا معنیٰ اور مفہوم یہ ہے کہ جس پر اللہ کی لعنت ہو جائے وہ چیز رحمت کا محل نہیں رہ جاتی ، اس سے اللہ تعالیٰ کی حفاظت اُٹھ جاتی ہے اور اس کی مخلوق پر بھی اس کے ساتھ تعاون ، رشتہ اور تعلق نہیں رہ جاتا کیونکہ سب سے زیادہ رحمت والی ذات رحمٰن کی ہے جو اپنے پرائے سب پر رحمت کرتی ہے جب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابراھیم علیہ السلام نے یہ دعا کی:

رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ (پ۲ البقرۃ ۱۲۶)

اے میرے رب اس شہر کو امن والا کر دے اور اس کے رہنے والوں کو طرح طرح کے پھلوں سے روزی دے جو ان میں سے اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لائیں۔

تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗۤ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ (پ۲ البقرۃ ۱۲۶)

اور جو کافر ہوا تھوڑا برتنے کو اسے بھی دوں گا پھر اسے عذاب دوزخ کی طرف مجبور کردوں گا۔

تو اللہ تعالیٰ صرف اپنے ماننے والوں پر رحمت نہیں کرتا بلکہ اپنے نہ ماننے والوں پر بھی رحمت فرماتا ہے لیکن جس سے وہ اپنی رحمت اٹھالے وہ لعنت کا مستحق بن جاتا ہے اسی لیے کسی مسلمان پر لعنت کی اجازت نہیں کیونکہ مسلمان اللہ تعالیٰ کی رحمت کا محل رہتا ہے۔

جب نبی اور رسول کی توہین کے مرتکب کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ واضح کر دیا کہ جو شخص رحمان کی رحمت سے فارغ ہوگیا اب وہ مباح الدم ہو جائے گا اور اس کی حفاظت کی ذمہ داری بھی ختم ہو جائے گی۔ یہی وجہ ہے کہ اس پر اللہ کی لعنت ہوگئی اور اس کا خون معصوم نہیں رہا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہی قرآن مجید میں فرمایا:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أُولَٓئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَمَن يَلْعَنِ اللّٰهُ فَلَن تَجِدَ لَهُ نَصِيرًا

یہ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی اور جسے خدا لعنت کرے تو ہرگز اس کا کوئی یار نہ پائے گا

(پ۵، النساء، ۵۲)

یہ آیتِ مبارکہ کعب بن اشرف اور ایسے لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی کہ جو نبی کی توہین کے مرتکب ہوئے۔

تو زیرِ تفسیر آیت کے الفاظ "لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ" (کہ ان پر دنیا اور آخرت میں اللہ کی لعنت ہے) واضح کر رہے ہیں کہ رسول کو اذیت دینے والے صرف قتل کے ہی مستحق نہ رہے بلکہ وہ دنیا و آخرت میں اللہ کی رحمت کا محل نہیں رہے ان کو دنیا میں بھی قتل کی صورت میں سزا ہے اور اُخروی عذاب بھی ہے جس پر یہ الفاظ شاہد ہیں "و اعدلهم عذابا مهينا" اور سورۂ نساء کی آیت کہ جس پر اللہ تعالیٰ لعنت کرے اس کا کوئی مددگار نہیں ہوتا میں واضح کر دیا ایسے شخص کا معاون بننا بھی اللہ تعالیٰ کی لعنت کا مستحق بنتا ہے۔

چار بنیادی حقیقتیں

ان آیاتِ قرآنی میں چار بنیادی حقیقتوں کا بیان ہے:

پہلی حقیقت: پہلی یہ کہ رسول اللہ ﷺ کو اذیت دینے والا اللہ تعالیٰ کو اذیت دینے کا مرتکب ہوتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ کسی کی اذیت سے پاک ہے لیکن اس نے اپنے رسول ﷺ کی اذیت کو اپنی اذیت قرار دینے کیلئے اپنا تذکرہ کیا تا کہ یہ معلوم ہو کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول ﷺ کو اذیت دینا کس قدر بڑا گناہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنی اذیت قرار دے رہا ہے جیسے رسول کو دھوکہ دینے کو اپنی ذات کو دھوکہ دینا قرار دیتے ہوئے فرماتا ہے:

يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا (پ۱، البقرۃ: ۹) فریب دینا چاہتے ہیں اللہ اور ایمان والوں کو

حالانکہ اللہ کی ذات دھوکہ کھانے سے پاک ہے تو جب رسول کی اذیت، اللہ کی اذیت قرار پائی تو اس کے کفر ہونے میں کسی قسم کا کوئی شبہ باقی نہیں رہے گا۔

دوسری حقیقت: دوسری بنیادی حقیقت ان آیات میں یہ آشکار کی گئی ہے کہ اہل ایمان کو اذیت دینے اور رسول کو اذیت دینے میں فرق کیا، اہل ایمان کی اذیت کو عظیم گناہ اور بڑا بہتان قرار دیا اس پر لعنت کی خبر نہیں دی بلکہ اذیت رسول پر دنیا اور آخرت میں اپنی لعنت اور رحمت سے محرومی کی اطلاع دی تاکہ بندہ ان دونوں اذیتوں کے نتائج میں فرق کر سکے اور اسے معلوم ہو جائے کہ صرف رسول کو ایذا دینا، اللہ تعالیٰ کی لعنت کا مستحق بنا دیتا ہے اور آدمی دنیا اور آخرت میں رحمان جیسی ذات کی رحمت کا محل نہیں رہتا اور وہ مباح الدم اور مستحق قتل قرار پاتا ہے۔

تیسری حقیقت: تیسری بنیادی حقیقت یہ واضح کر رہی ہے کہ وہ بندہ صرف قتل کا ہی مستحق نہیں بلکہ وہ اللہ کی رحمت کا محل بھی نہیں رہا اور جو بندہ دنیا اور آخرت میں اللہ کی رحمت کا محل ہی نہ رہے اس کیلئے تو دائمی خسارہ ہے کیونکہ قاتل بھی اگر مسلمان ہے اور اس سے کفر یا گستاخی سرزد نہیں ہوئی تو وہ یوں محل رحمت ہے کہ وہ سزا بھگت کر جنت میں چلا جائے گا اور اس کو گناہ پر معافی مل جانے کا امکان بھی موجود ہے لیکن گستاخ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بارے میں تو اللہ تعالیٰ نے یہ فیصلہ سنا دیا ہے کہ وہ میری رحمت کا محل ہی نہیں رہا اور وہ دنیا و آخرت میں ذلیل ہو کر رہے گا۔

چوتھی حقیقت: چوتھی بنیادی حقیقت بھی ذہن نشین رہنی چاہیے کہ قرآن مجید میں دیگر افراد کیلئے ''عَذَابٌ عَظِيمٌ'' اور ''عَذَابٌ اَلِيمٌ'' کے الفاظ آئے ہیں لیکن کافر اور مباح الدم کیلئے ''عَذَابٌ مُّهِينٌ'' کے الفاظ اللہ تعالیٰ نے مختص فرمائے قرآن مجید کا مطالعہ کرنے والا شخص اس نتیجہ پر واضح طور پر پہنچ جاتا ہے کہ جہاں بھی ''عَذَابٌ مُّهِينٌ'' اور لعنت کے الفاظ کا ذکر آیا ہے وہاں انہی لوگوں کا ذکر موجود ہے جو کفر کرنے والے یا ایسا عمل کرنے والے ہیں جسکی وجہ سے وہ مباح الدم قرار پائے، مثلاً دانستہ مومن کے قتل کرنے والے پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے:

وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا	اور جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے
فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا	تو اس کا بدلہ جہنم ہے کہ مدتوں اس میں
وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ	رہے اور اللہ نے اس پر غضب کیا اور اس
عَذَابًا عَظِيْمًا (پ۵، النساء ۹۳)	پر لعنت کی اور اس کیلئے تیار رکھا بڑا عذاب

یہاں اگرچہ وہ کافر نہیں ہے لیکن وہ مباح الدم ہے۔

اللہ تعالیٰ کا متعین کردہ مفہوم

یہاں اللہ تعالیٰ نے خود لعنت کے معنٰی کا تعین کرتے ہوئے واضح کر دیا کہ ان ملعونین کو قتل کیا جائے اس لیے فرمایا: ''ملعونين اينما ثقفوا و اُخذوا وقتلوا تقتيلا''

یہاں یہ بھی بات نہایت ہی قابل توجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لعنت کا مفہوم قتل بیان کرتے ہوئے فرمایا:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لعن المؤمن کقتله — کسی مؤمن پر لعنت اس کے قتل کے مترادف ہے۔ (البخاری ۶۰۴۷، مسلم ۱۱۰۶)

سب سے زیادہ ذلیل

مذکورہ آیات میں گستاخ رسول کو لعنتی، ملعون اور اللہ کی رحمت سے سب سے بڑھ کر محروم قرار دیا گیا ہے اس وجہ سے ایسا شخص کسی احترام اور عزت کے لائق نہیں رہ جاتا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن ہی میں یہ آشکار کر دیا ہے:

وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ — عزت اللہ تعالیٰ کیلئے اس کے رسول اور اہل ایمان کیلئے ہے۔ (پ۲۸، المنافقون، ۸)

لہذا مذکورہ شخص کفر اور گستاخی کی وجہ سے رحمت اور عزت کا محل نہیں رہا بلکہ یہ سب سے زیادہ ذلیل قرار پائے گا اسی لیے قرآن مجید میں ایسے لوگوں کے بارے میں فرمایا:

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اُولٰٓئِكَ فِي الْاَذَلِّيْنَ (پ۲۸، المجادلہ، ۲۰) — بے شک وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ سب سے زیادہ ذلیلوں میں ہیں وہ سب سے زیادہ ذلیل ہیں۔

اگر ایسے شخص کا خون محفوظ اور معصوم ہوتا تو سب سے زیادہ ذلیل قرار نہ پاتا۔ سب سے زیادہ ذلیل قرار دینا اس کے کافر اور مباح الدم ہونے پر واضح نص ہے اور اسی سورت میں یہ بھی فرمایا:

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ كُبِتُوْا كَمَا كُبِتَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ (پ۲۸، المجادلہ، ۵) — بے شک وہ جو مخالفت کرتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کی ذلیل کیے گئے جیسے ان کے اگلوں کو ذلت دی گئی اور بے شک ہم نے روشن آیتیں اتاریں اور کافروں کے لیے خواری کا عذاب ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر اسی سورت میں یہ بھی فرمایا:

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ (پ۲۸، المجادلہ ۲۲)

تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور آخرت کے دن پر کہ دوستی کریں اُن سے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی۔

اس آیت میں واضح کیا کہ جو اللہ اور اس کے رسول کی گستاخی کرتا ہے ان سے محبت کرنے والا مومن نہیں رہتا تو خود گستاخی کرنے والے کا حال کیا ہوگا۔

مفسرین نے اس کے شان نزول کے بارے میں لکھا ہے کہ جب ابو قحافہ نے حضور ﷺ پر سب وشتم کیا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کے قتل کا ارادہ کیا تو یہ آیت نازل ہوئی۔ (الدر المنثور، ج۸، ص۷۶)

اور کچھ مفسرین نے اس کا شانِ نزول یہ بیان کیا کہ عبداللہ بن اُبی نے حضور ﷺ کی توہین کی تو اس کے بیٹے نے آپ ﷺ سے اس کے قتل کی اجازت مانگی تو یہ آیت نازل ہوئی۔ (تفسیر ابن جریر، ج۲۸، ص۷۳)

تو ان آیات سے ثابت ہوا کہ گستاخی کرنے والا شخص کافر اور مباح الدم ہو جاتا ہے سورۂ احزاب اور سورۂ مجادلہ کی انہیں آیات سے استدلال کرتے ہوئے فقہائے اُمت نے گستاخِ رسول کی سزا بطور حد قتل بیان کی اور اس پر مذاہب اربعہ کے اہل علم نے مستقل کتابیں لکھیں مثلاً

۱۔ الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ قاضی عیاض مالکی (المتوفی ۵۴۴)

۲۔ الصارم المسلول علی شاتم الرسول شیخ احمد ابن تیمیہ حنبلی (المتوفی ۷۲۸)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ السیف المسلول علی من سب الرسول

شیخ تقی الدین علی سبکی شافعی (المتوفی ۷۵۶ھ)

۴۔ تنبیہ الولاۃ والحکام علی احکام شاتم خیر الانام امام ابن عابدین شامی حنفی

ان میں انہوں نے اس مسئلہ پر اُمت کا اجماع نقل کیا کہ جو شخص گستاخی کا ارتکاب کرے اس کی سزا بطور حد وارتداد قتل ہے۔

قاضی عیاض مالکی نے ایک پوری فصل آیات قرآنیہ سے استدلال پر لکھی۔

ان میں سورۂ احزاب کی ان آیات سے استدلال کرتے ہوئے لکھا:

فمن القرآن لعنه تعالیٰ لمؤذيه في الدنيا و الآخرة، وقرنه تعالیٰ أذاه بأذاه ولا خلاف في قتل من سب الله، وأن اللعن انما يستوجبه من هو كافر وحكم الكافر القتل فقال: اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا وقال في قاتل المؤمن مثل ذلك فمن لعنه في الدنيا القتل ،قال الله تعالیٰ: لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُوْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ

قرآن سے یہ ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی لعنت دنیا اور آخرت میں اپنے کو اذیت دینے والے کے لیے ہے اور اللہ تعالیٰ نے (حضور ﷺ) کو اذیت دینا اپنی ذات کو اذیت دینے کے مترادف قرار دیا ہے اور اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ اس کو قتل کیا جائے گا جو اللہ تعالیٰ کو سب کرے اور بے شک لعنت کا مستحق کافر ہے اور کافر کا حکم قتل ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: بے شک وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو اذیت دیتے ہیں اللہ تعالیٰ نے دنیا اور آخرت میں ان پر لعنت کی ہے۔ اور ان کے لیے توہین آمیز عذاب تیار کر رکھا ہے اور مومن کے قاتل کے بارے میں بھی یہی کچھ فرمایا:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ فِيهَآ إِلَّا قَلِيلًا ۝ مَّلْعُوْنِيْنَ أَيْنَمَا ثُقِفُوْٓا أُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِيلًا ۝

(الشفاء، ج۲،ص۹۴۴)

ہے دنیا میں اللہ کی لعنت سے مراد قتل ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: اور اگر باز نہ آئے منافق اور جن کے دلوں میں روگ ہے اور مدینہ میں جھوٹ اڑانے والے تو ضرور ہم تمہیں ان پر شہ دیں گے پھر وہ مدینہ میں تمہارے پاس نہ رہیں گے مگر تھوڑے دن۔ پھٹکارے ہوئے جہاں کہیں ملیں پکڑے جائیں اور گن گن کر قتل کیے جائیں۔

آگے فرماتے ہیں کہ قتل بمعنی لعنت بھی قرآن میں موجود ہے:

وقد يقع القتل بمعنى اللعن قال الله تعالىٰ: قتل الخرا صون، قاتلهم الله أنى يؤفكون أى لعنهم الله ولأنه فرق بين أذاهما وأذى المؤمنين وفى أذى المؤمنين مادون القتل من الضرب و النكال فكان حكم مؤذى الله ونبيه أشد من ذلك، وهو القتل

(الشفاء، ج۲،ص۹۴۵)

اور کبھی قتل سے مراد لعنت ہوتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "قتل الخرا صون قاتلهم الله أنى يؤفكون" یہاں قتل سے مراد یہ ہے کہ اللہ نے ان پر لعنت کی اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو اذیت دینے اور مؤمنین کو اذیت دینے میں فرق ہے اسی لیے مؤمنین کی اذیت کی سزا قتل سے کم ہے یعنی کوڑے اور ہر وہ سزا جو قتل سے کم ہے لہذا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو اذیت دینے والے کا حکم اس سے سخت ہوگا اور وہ قتل ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح مفسرین نے بھی ان آیات کے تحت اس سے استدلال کرتے ہوئے گستاخ کی سزا قتل ہی بیان کی ہے۔

امام قرطبیؒ "اینما ثقفوا واخذوا" کے تحت لکھتے ہیں:

فھذا فیہ معنی الامر لقتلھم و اخذھم (جامع احکام القرآن، ۱۴، ص ۳۲۰)

اس میں منافقین اور توہین کرنے والوں کی گرفت اور قتل کا حکم ہے۔

امام ابوبکر جصاص حنفی گستاخ کے بارے میں امام لیث کے حوالے سے لکھتے ہیں:

المسلم سب النبی علیہ وسلم لا یناظر ولا یستتاب یقتل مکانہ (احکام القرآن، ۴: ۲۷۵)

جس مسلمان نے رسول اللہ ﷺ کی توہین کی اس سے مناظرہ نہ کرو اور نہ ہی توبہ کا مطالبہ کرو بلکہ اسے اسی جگہ قتل کرو

غیر مسلم (ذمی) گستاخ کا حکم

اگرچہ مذکورہ آیات قرآنی میں عموم ہے اس میں کوئی ایسی تخصیص نہیں کہ یہ حکم صرف اسلام کے دعویدار کیلئے ہے بلکہ یہ حکم ہر ایک کیلئے ہے خواہ وہ مسلمان ہو یا کافر، لیکن قرآن مجید نے سورۂ توبہ میں غیر مسلم (ذمی) کا حکم بیان کرتے ہوئے فرمایا:

وَإِنْ نَّكَثُوٓا أَيْمَانَهُمْ مِّنْ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوا فِي دِينِكُمْ فَقَاتِلُوٓا أَئِمَّةَ الْكُفْرِ إِنَّهُمْ لَآ أَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُونَ (پ ۱۰، التوبہ ۱۲)

اور اگر عہد کر کے اپنی قسمیں توڑیں اور تمہیں دین پر منہ آئیں تو کفر کے سرغنوں سے لڑو بے شک ان کی قسمیں کچھ نہیں اس امید پر کہ شاید وہ باز آجائیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس میں واضح کر دیا گیا ہے کہ اگر کوئی ذمی دین پر طعن اور رسول اللہ ﷺ یا قرآن کی توہین کا مرتکب ہو تو اس کا معاہدہ اور عہد ختم ہو جاتا ہے اور وہ مباح الدم قرار پاتا ہے۔

اس بارے میں ذہن میں یہ بات نہ جائے کہ اس آیت میں آئمہ کفر کے بارے میں قتل کا حکم ہے نہ کہ عام ذمی کے بارے میں تو یہ بات اچھی طرح ذھن نشین کر لی جائے کہ یہاں آئمہ سے مراد ان کے سربراہ نہیں بلکہ دین پر طعن کرنے والے اور توہین اور گستاخی کا ارتکاب کرنے والے مراد ہیں۔ شیخ ابن تیمیہ نے لکھا ہے۔

فثبت ان کل طاعن فی الدین فھو امام فی الکفر فاذا طعن الذمی فی الدین فھو امام فی الکفر فیجب قتاله لقوله تعالیٰ: (فقاتلوا أئمة الکفر)

(الصارم المسلول،۲۲)

تو ثابت ہوا کہ ہر وہ جو دین پر طعن کرنے والا ہے وہ کفر کا امام ہے جب ذمی نے دین پر طعن کیا تو وہ کفر کا امام ٹھہرے گا اور اس کا قتل "فقاتلوا آئمة الکفر" کی وجہ سے لازم ہوگا۔

اور اسی سورت کی آیت ۱۳ میں یہ ہے:

اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ وَهُمْ بَدَءُوْكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۭ اَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ

(پ۱۰، التوبہ،۱۳)

کیا اس قوم سے نہ لڑو گے جنہوں نے اپنی قسمیں توڑیں اور رسول کے نکالنے کا ارادہ کیا حالانکہ انہیں کی طرف سے پہل ہوئی ہے کیا ان سے ڈرتے ہو تو اللہ اس کا زیادہ مستحق ہے کہ اس سے ڈرو اگر ایمان رکھتے ہو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور پھر آیت ۱۴، ۱۵ میں یہ فرمایا:

قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ	تو ان سے لڑو اللہ انہیں عذاب دے گا
وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ	تمہارے ہاتھوں اور انہیں رسوا کرے گا
صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَيُذْهِبْ غَيْظَ	اور ان کے دلوں کی گھٹن دور فرمائے گا
قُلُوْبِهِمْ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ	اور اللہ جس کی چاہے توبہ قبول فرمائے
وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ (پ۱۰، التوبہ ۱۴، ۱۵)	اور اللہ علم و حکمت والا ہے۔

ان تمام آیات میں ایسے لوگ جو ذمیوں میں سے رسول ﷺ کی گستاخی کریں ان کی سزا کو بیان کیا گیا ہے، و طعنوا فی دینکم کی تفسیر میں امام ابن کثیر لکھتے ہیں:

ای: عابوه وانتقصوه ومن هاهنا	یعنی جو دین پر طعن و عیب لگائیں، یہاں
اخذقتل من سب الرسول صلوات	سے ہی اخذ کیا گیا ہے جو رسول اللہ
الله سلامه عليه او من طعن فی	ﷺ پر سبّ کرے یا دین اسلام پر طعن
دين الاسلام او ذكره بتنقص	کرے یا اسے بطور حقارت بیان کرے
(تفسیر القرآن العظیم، جلد ۳، صفحہ ۳۵۹)	اسے قتل کیا جائے گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توہمات کا ازالہ

ا۔ سورۂ احزاب کی آیات کے حوالے سے یہ وہم پیدا ہو سکتا ہے کہ یہی الفاظ مؤمن عورتوں پر تہمت لگانے والوں کے بارے میں ہیں:

اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ص وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ (پ۱۸، النور، ۲۳)	بے شک وہ جو عیب لگاتے ہیں انجان پارسا ایمان والیوں کو ان پر لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔

کہ اس میں بھی تہمت لگانے والوں پر دنیا اور آخرت میں لعنت کا ذکر ہے حالانکہ محض تہمت نہ کفر ہے اور نہ ہی یہ مباح الدم قرار دیتی ہے۔

پہلا جواب: اس وہم کا ازالہ یوں ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ یہ آیت سیدۃ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں ہے تو گویا یہ بھی رسول اللہ پر عیب لگانا ہے کیونکہ بیوی پر تہمت اس کے خاوند کی اذیت کا سبب بنتی ہے اور جو آدمی ازواجِ مطہرات کی وجہ سے حضور ﷺ پر عیب لگائے وہ منافق قرار پاتا ہے یہ آیت بھی امہات المؤمنین کے ساتھ خاص ہے گویا اس میں بھی اسی سزا کو بیان کیا گیا ہے جو حضور ﷺ پر طعن کرنے والے کی سزا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرا جواب: اللہ تعالیٰ اور دیگر کی لعنت میں فرق

سورۂ احزاب کی آیت جس میں گستاخ رسول پر لعنت کا ذکر ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے اسم گرامی کا صراحتاً ذکر کیا کہ ایسے شخص پر خود اللہ تعالیٰ نے لعنت کر دی ہے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی، یعنی اس میں دو چیزیں بڑی واضح ہیں:

ایک یہ کہ یہ لعنت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی ہے۔

دوسری یہ کہ اس کی اطلاع دے دی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسے شخص کو دنیا اور آخرت میں اپنی رحمت سے محروم کر دیا ہے۔

جبکہ سورۃ النور کی آیت " لعنوا فی الدنیا و الآخرۃ " میں اپنے اسم گرامی کا ذکر نہیں کیا یعنی لعنت کرنے والے کا ذکر نہیں ممکن ہے وہ فرشتے ہوں یا کوئی اور مخلوق اور اللہ تعالیٰ کی لعنت اور دیگر کی لعنت میں بڑا واضح فرق ہے جب لعنت کرنے والی مخلوق ہو تو اس کا معنی اس کے خلاف بد دعا بھی ہو سکتا ہے جیسے احادیث میں سود خور پر لعنت کی دعا ہے اسی طرح جھوٹوں پر لعنت ہے۔

تو اس سے اس وہم کا بھی ازالہ ہو جاتا ہے کہ لعنت کا لفظ دیگر مقامات پر بھی استعمال ہوا ہے اور ایسے ملعونین کو نہ قتل کیا جاتا ہے اور نہ ہی کافر قرار دیا جاتا ہے۔

اس گفتگو سے یہ واضح ہو گیا کہ ان کیلئے لفظ لعنت بطور بد دعا آیا ہے جبکہ گستاخ کیلئے لعنت کی اطلاع اور خبر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسے فعل کے مرتکب سے اپنی رحمت کو اُٹھا کر اسے مباح الدم، مستحق قتل اور سب سے زیادہ ذلیل و رسوا قرار دے دیا ہے۔ اب دنیا اور آخرت میں کوئی شخص اس کا معاون نہیں بن سکتا اور نہ کوئی دفاع

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرسکتا ہے کیونکہ اب یہ رحمان کی رحمت کا محل نہیں رہ گیا لہذا ایسے شخص کو زمین سے نیست و نابود کرنا ہی ضروری ہے یہی وجہ ہے کہ جب عباسی خلیفہ ہارون الرشید نے حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے گستاخ رسول ﷺ کے بارے میں پوچھا تو امام مالک غضب ناک ہوئے اور فرمایا:

یا امیرالمؤمنین ! ما بقاء الامة بعد شتم نبیھا (الشفاء،۲:۹۵۴)

اے امیرالمومنین! توہین نبوی کے بعد اُمت کی بقا کا کیا معنیٰ ؟

"یعنی اگر اُمت نے باقی اور زندہ رہنا ہے تو گستاخ کو ختم ہونا چاہیے"

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

دستور قرآنی

نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

قائد نورانی

کے نفاذ کی تحریک کو کامیاب بنانا مسلمان کا اخلاقی اور دینی فریضہ ہے کیونکہ

نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

- ہر انسان کی جان و مال اور عزت و آبرو کا سچا محافظ ہے۔
- مزدوروں، کسانوں، طلبہ اور عوام کے حقوق کا ضامن ہے۔
- میں حکومت رعایا کی معاشی ضروریات کو پورا کرنے کی ذمہ دار ہوگی۔
- معاشرے میں اخوت، محبت، عدل و مساوات کا قابل اعتماد سرچشمہ ہے۔
- جملہ معاشرتی برائیوں کے یقینی خاتمے کا ضامن ہے۔

یاد رکھیئے

نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

- میں طاقت کا سرچشمہ اللہ جل شانہ کی ذات ہے۔
- میں ہمارے عشق کا محور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے۔

جمعیت علماء پاکستان چاہتی ہے کہ :۔ غنڈہ گردی، رشوت خوری، چور بازاری، شراب نوشی، سود خوری، عریانی، ریس، جوا، سمگلنگ، نائٹ کلب، ذخیرہ اندوزی، دفعہ **144** اور امتناعی نظر بندی کے قوانین کا ناجائز استعمال، تعصب، منافرت، علیحدگی پسندی، استحصال، لادینیت اور مہنگائی کا مکمل خاتمہ ہو۔ عدل و انصاف قائم ہو، وافر سہولتیں فراہم کی جائیں۔ خواتین کو عطا کیے گئے شرعی حقوق کا تحفظ ہو۔ عدلیہ و صحافت آزاد ہو اور عوام کو بنیادی شہری حقوق حاصل ہوں۔

اگر آپ بھی یہی چاہتے ہیں تو آئیے!

جمعیت میں شامل ہو کر خوف خدا اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم رکھنے والے قائدین کی قیادت میں نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نفاذ کے لئے جدوجہد کیجئے۔

جمعیت علماء پاکستان